ہندوستان کی مردم شماری (۱۹۹۱ء) اور مسیحی آبادی

۱۹۹۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۸۱ء اور ۱۹۹۱ء کے درمیانی دس برسوں میں ہندوستان کی آبادی میں بحیثیتِ مجموعی ۸۷ء۲۲ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اضافہ یعنی ۳۶ فیصد بدھ مت کے ماننے والوں میں ہوا ہے، اور سب سے کم شرح افزائش یعنی صرف ۴ء۲ فیصد جین آبادی کی ہے۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسیحی آبادی کی شرح افزائش ۴۵ء۲ فیصد سالانہ تھی جو ۱۹۹۱ء میں گِر کر ۳۲ء۲ فیصد سالانہ ہو گئی ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستان کی سرکاری مردم شماری (۱۹۹۱ء) کے مطابق ملک کی اکثریت یعنی ہندو کل آبادی کا ۴ء۸۲ فیصد ہیں۔ ہندومت اور اسلام کے بعد مسیحیّت ملک کا تیسرا بڑا مذہب ہے۔

ہندوستان کی مسیحی آبادی کا بڑا حصہ ملک کے جنوبی حصّے میں آباد ہے۔ آندھرا پردیش، کرناٹک، کیرالہ اور تامل ناڈو کی چار ریاستوں میں کل مسیحی آبادی کا ۳۸ء۵۵ فیصد حصّہ رہتا ہے۔ شمالی ہند کی اکثر ریاستوں میں مسیحی ایک فیصد سے بھی کم ہیں۔ اُتر پردیش ہندوستان کی سب سے زیادہ گنجان آباد ریاست ہے۔ اِس کی ۱۳ کروڑ ۹۱ لاکھ کی آبادی میں مسیحی صرف ۱۴ء فیصد ہیں۔ ریاست بہار میں جِس میں چھوٹا ناگ پور کا قبائلی چرچ بھی شامل ہے، مسیحی آبادی صرف ۹۸ء فیصد ہے۔

شمال مشرقی ہندوستان میں ناگا لینڈ میں مسیحی اکثریت میں ہیں اور اُن کی آبادی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ناگا لینڈ کی ۸۰ فیصد آبادی مسیحی تھی جو دس سال بعد بڑھ کر ۸۷ فیصد ہو گئی ہے اور دس سالہ شرح افزائش ۷۰ فیصد ہے۔ دوسری ریاست جہاں مسیحیّت نے قدم جمائے ہیں، اروناچل پردیش ہے۔ ۱۹۸۱ء اور ۱۹۹۱ء کے دس برسوں میں وہاں کی مسیحی آبادی ۴ فیصد سے بڑھ کر ۱۰ فیصد تک پہنچ گئی ہے۔

ہندوستان کی آبادی میں مردوں کی تعداد عورتوں سے زیادہ ہے۔ قومی سطح پر ایک ہزار مردوں کے بالمقابل خواتین ۹۲۹ ہیں۔ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے حوالے سے سب سے بہتر عورت - مرد تناسب مسیحیوں کا ہے۔ اُن میں ایک ہزار مردوں کے مقابلے میں ۹۹۴ خواتین ہیں، جب کہ سب سے خراب عورت - مرد تناسب سکھوں کا ہے۔ اُن کے ہاں یہ نسبت ایک ہزار مرد اور ۸۸۸ خواتین کا ہے۔